۷۸۶

"خلاصہ شرح معانی الآثار"

"طلباء کرام کی آسانی کیلئے اور یاد کرنے میں دشواری دور کرنے کیلئے"

"الحمدللہ" "شرح معانی الآثار" کے نصاب کا "مختصر اور سوالاً و جواباً" خلاصہ لکھنے کی سعی کی ہے:-

"اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہوں کہ تمام طلباء کرام کیلئے بالواسطہ اور بلاواسطہ نفع بخش بنائے"

"آمین"

"قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر دوران قراءت آپ غلطی پر مطلع ہوں۔ بغیر کسی سے ذکر کیے مجھے مطلع کریں"

"بندہ ناچیز آپ کا تادمِ حیات مشکور رہے گا"

ابوالمتبسم ایاز احمد عطاری

0312-8065131

09.05-2020

اجمالی باتیں

۱۔ مصنف کے حالات

2۔ کلماتِ اذان کا بیان

3۔ کلماتِ اقامت کا بیان

4۔ مواقیت صلاۃ کا بیان

5۔ غیر مؤذن کے جواب کا بیان

6۔ جمع بین الصلاتین کا بیان

7۔ صلوٰۃ وسطی سے کیا مراد؟

8۔ نماز میں تسمیہ پڑھنے کا حکم

9۔ ظہر و عصر میں قراءت کا بیان

10۔ مغرب میں کونسی سورت پڑھی جائے؟

11۔ طوال مفصل سے مراد

12۔ مقتدی کی قراءت کا حکم

13۔ تطبیق سے مراد

14۔ رکوع و سجود کی مقدار کا بیان

15۔ وتر کا بیان

09-05-2020

09-05-2020

بسم اللہ

س 1: امام طحاوی علیہ الرحمہ کے حالاتِ زندگی تحریر کریں؟

ج: نام:-

احمد:-

کنیت:-

ابو جعفر:-

طحاوی کہلانے کی وجہ:-

طحاء، صعید مصر کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے، اور مصر میں آپ طحاء کے مقام پر رہتے تھے۔ اسی نسبت سے آپ کو طحاوی کہلاتے ہیں:-

ولادت:-

239ھ و 237ھ و 224ھ:-

علمی مقام:-

امام طحاوی کی دیانت، امانت، فضیلت کاملہ اور علم حدیث میں ید طولی اور حدیث کے ناسخ و منسوخ کی مہارت پر اجماع ہو چکا۔ امام طحاوی کے بعد کوئی ان کا مقام پر نہیں کر سکتا:-

وفات:-

آپ کی وفات بالاتفاق بدھ و جمعرات کی درمیانی رات 30 شوال 321ھ کو مصر میں ہوئی:-

س 2: کلماتِ اذان کے بارے میں اختلاف ائمہ مع دلائل بیان کریں:-

ج: کلماتِ اذان کے بارے میں "3" مذاھب ہیں:-

1- احناف 2- مالکیہ 3- شوافع

عند الاحناف:-

کلماتِ اذان "15" ہیں:-

پہلی تکبیر "4" بار، شہادت "4" بار، حی علی "4" بار دوسری تکبیر "2" بار، اور کلمہ توحید "1" بار ہے:-

دلیل:-

حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالی نے خواب میں فرشتے کو اسی طرح اذان کہتے ہوئے سنا، صبح سرکار علیہ السلام کی

خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "
" کیا ہی اچھا ہے جو تم نے دیکھا! یہ بلال کو سکھاؤ "

عند المالکیہ :-

کلمات اذان "17" ہیں۔
پہلی تکبیر "2" بار، شہادت "8" بار، حی علی "4" بار، دوسری تکبیر "2" بار، اور کلمہ توحید "1" بار ہے:۔

دلیل :-

حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،
" مجھے سرکار علیہ السلام نے اسی طرح اذان تعلیم فرمائی، جیسے تم اب اذان کہتے ہو، اللہ اکبر آخر تک :۔

عند الشوافع :-

کلمات اذان "19" ہیں :-
پہلی تکبیر "4" بار، شہادت "8" بار، "حی علی" "4" بار، دوسری تکبیر "2" بار، اور کلمہ توحید "1" بار ہے :۔

دلیل :-

حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ
" بیشک سرکار علیہ السلام نے انہیں اذان سکھائی، "9" کلمات
اللہ اکبر، آخر تک :۔

نظر طحاوی :-

اذان کے کچھ کلمات دو مقامات پر ہیں :-
مثلاً، " لا الہ الا اللہ " اور کچھ کلمات ایک ہی مقام پر ہیں :-
مثلاً، "حی علی الصلوہ" :۔
جو کلمات دو مقامات پر ہیں۔
دوسرے مقام پر پہلے سے نصف ہوتے ہیں۔ بالاتفاق اذان کے آخر میں " اللہ اکبر " دو مرتبہ کہا جائے گا تو دیگر کلمات پر قیاس کا تقاضا ہے کہ اذان کے شروع میں اسے "4" مرتبہ کہا جائے :۔
بالاتفاق شہادتین کے علاوہ کلمات میں ترجیع نہیں

ہے۔ اُن ہر قیاس کا تقاضا ہے کہ "شہادتین" میں ترجیع مسنون نہ ہو۔

س 3: "ترجیع فی الشہادتین" سے کیا مراد ہے؟ مع اختلاف بیان کریں:۔

ج: اس سے مراد یہ ہے کہ "اذان میں کلمہ شہادت کو ایک بار آہستہ اور دوسری بار بلند آواز سے کہا جائے یعنی:۔ شہادتین کو دوبارہ پڑھا جائے تو اسطرح یہ "8" بار ہو جائے گا۔

اس بارے میں "2" مذاہب ہیں:۔ 1- احناف 2- شوافع و مالکیہ

عند الاحناف:۔
کلمات اذان میں عدم ترجیع کے قائل ہیں:۔

دلیل:۔
حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سرکار علیہ السلام نے مجھے اذان "19" کلمات سکھائی ہے:۔

عند الشوافع و المالکیہ:۔
شہادتین میں ترجیع کے قائل ہیں:۔

دلیل:۔
حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ سرکار علیہ الصلاۃ والسلام نے مجھے اذان اسی طرح سکھائی ہے۔

س 4: کلماتِ اقامت کتنے ہیں؟ مع اختلاف بیان کریں:۔

ج: اس بارے میں بھی "3" مذاہب ہیں:۔
1- احناف 2- مالکیہ 3- شوافع و حنابلہ

عند الاحناف:۔
کلماتِ اقامت "17" ہیں۔ اذان و اقامت کے کلمات میں کوئی فرق نہیں ہے، البتہ "قد قامت الصلوٰۃ" کے الفاظ اقامت میں ہوں گے اذان میں نہیں:۔

دلیل:۔
حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب میں

فرشتے کو اسی طرح اقامت کہتے ہوئے سنا، پھر انہوں نے آپ علیہ السلام کے حکم پر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اسی طرح سکھایا اور انہوں نے اسی طرح اقامت کہی :-

عند المالکیہ :-
ان کے نزدیک کلمات اقامت "10" ہیں۔
تمام کلمات ایک ایک مرتبہ کہے جائیں گے،

دلیل :-
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، کہ
"حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان کے کلمات "جُفت" دو دو" مرتبہ اور اقامت کے کلمات طاق " ایک ایک مرتبہ" کہیں :-"

عند الشوافع والحنابلہ :-
ان کے نزدیک کلمات اقامت "11" ہیں۔ "قد قامت الصلوٰۃ" دو مرتبہ کہا جائے گا :-

دلیل :-
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، کہ
"حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان کے کلمات "جُفت" اور "اقامت" کے کلمات "طاق" عدد میں کہیں، سوائے "قد قامت الصلوٰۃ" کے اسے "دو" مرتبہ کہے :-

نظر طحاوی :-
جس طرح اذان کے وہ کلمات جو دو جگہوں میں آتے ہیں، دوسری بار پہلے سے نصف ہو کر آتے ہیں،
چونکہ
اقامت، اذان کے بعد ہوتی ہے، لہذا یہ اسی کا حصہ ہے، بنا بریں اس کے کلمات، کلمات اذان سے نصف ہو کر آنے چاہیے،
البتہ "قد قامت الصلوٰۃ" کے الفاظ چونکہ اذان میں نہیں ہیں، لہذا وہ دوبارہ ہوں :-

س 5: کیا فجر کی اذان میں "الصلوۃ خیر من النوم" کہنا سنت ہے؟

ج: اس بارے میں "2" مذہب ہیں۔ وہ یہ ہیں۔
1- شوافع 2- احناف و مالکیہ و حنابلہ

عند الشوافع:-
صبح کی اذان میں "الصلوۃ خیر من النوم" کہنا مکروہ ہے:۔

دلیل:-
حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی "جب انہوں نے خواب میں اذان کو دیکھا تو سرکار علیہ السلام نے ان کو حکم دیا کہ یہ اذان بلال کو سکھا دو:۔

عند ائمہ ثلاثہ:-
صبح کی اذان میں "الصلوۃ خیر من النوم" کہنا مستحب ہے:۔

دلیل:-
حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ "بیشک سرکار علیہ السلام نے ان کو اذانِ صبح سکھائی، اس میں "الصلوۃ خیر من النوم" بھی سکھایا:۔

س 6: اگر فجر کی اذان وقت سے پہلے دی گئی، تو کیا اذان ہو جائے گی یا نہیں؟

ج: اس بارے میں "2" مذہب ہیں۔ وہ یہ ہیں:۔
1- احناف 2- شوافع و مالکیہ و حنابلہ

عند الاحناف:-
وقت سے پہلے جائز نہیں ہے:۔

دلیل:-
حضرت سفیان کو ایک شخص نے بتایا کہ میں اذان دیتا ہوں فجر طلوع ہونے سے پہلے تارہ میں سب سے پہلے

لوگوں کے دروازوں کو کھٹکھٹانے والا ہوں جاؤں، تو حضرت سفیان نے فرمایا:۔ اذان نہ دو یہاں تک کہ فجر چھوٹ جائے

عند آئمہ ثلاثہ:۔
فجر کیلئے اذان دی جائے گی اس کے وقت داخل ہونے سے پہلے:۔

دلیل:۔
عن سالم عن ابیہ:۔
کہ سرکار علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ بلال اذان دیتا ہے رات کو تم کھاؤ پیو یعنی سحری کرو:۔ یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دیں:۔

نظر الطحاوی:۔
تمام نمازوں کیلئے بالاتفاق ان کے اوقات داخل ہونے کے بعد اذان دی جاتی ہے تو قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ دوسری نمازوں میں چونکہ وقت داخل ہونے کے بعد اذان ہوتی ہے، لہذا فجر کی اذان بھی دخول وقت کے بعد ہو:۔

س: کیا اقامت وہی شخص کہے جس نے اذان کہی یا کوئی دوسرا شخص بھی کہہ سکتا ہے؟
ج: اس بارے میں "2" مذاہب ہیں۔ وہ یہ ہیں:
۱۔ شوافع وحنابلہ 2۔ احناف ومالکیہ

عند الشوافع والحنابلہ:۔
جس شخص نے اذان کہی وہی اقامت کہے دوسرے کا اقامت کہنا مکروہ ہے:۔

دلیل:۔
حضرت زیاد بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ اقامت

کہنے کیلئے آئے تو سرکار علیہ السلام نے فرمایا۔ تمہارا بھائی صداء نے اذان دی ہے وہی اقامت کہیں:۔

عند الاحناف والمالکیہ:۔
غیر مؤذن بھی اقامت کہہ سکتا ہے:۔

دلیل:۔
حضرت عبداللہ بن زید سے سرکار علیہ السلام نے فرمایا، حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز بلند ہے، لہذا انہیں کلمات اذان سکھاؤ، تاکہ وہ اذان کہیں پھر عبداللہ نے فرمایا تم اقامت کہو:۔

نظر طحاوی:۔
نظر وفکر کا تقاضا یہ ہے کہ ہم نے دیکھا کہ نماز کی طرف بلانے والے اسباب "مثلاً" اذان و اقامت نماز سے پہلے ہیں۔ اور تمام نمازوں میں ہیں۔ "جمعۃ المبارک" میں نماز سے پہلے خطبہ پڑھنا لازمی ہے گویا وہ بھی نماز کا ایک حصہ ہے۔ اور وہی شخص خطبہ پڑھتا ہے جو نماز پڑھاتا ہے۔ دونوں کیلئے الگ الگ آدمی ہونا ضروری نہیں ہے۔ لیکن اقامت نماز کا ایک سبب ہونے کے باوجود ضروری نہیں کہ جو شخص نماز پڑھاتا ہے وہی اقامت بھی کہے تو جب اقامت اذان کی نسبت نماز کے زیادہ قریب ہے اور نماز و اقامت کیلئے الگ الگ آدمی ہو سکتے ہیں۔ تو اذان اس دور ہے تو اسکیلئے بھی الگ آدمی ہو سکتا ہے:۔

س 8: مؤذن کی اذان سن کر سننے والا اذان کا جواب کس طرح اور کن الفاظ کے ساتھ دے؟ اختلاف ائمہ کرام بیان کریں:۔

ج: اس بارے میں "2" مذھب ہیں:۔
1۔ احناف و ائمہ ثلاثہ 2۔ شوافع و مالکیہ و حنابلہ

عند الاحناف والائمہ الثلاثہ:۔
جب مؤذن "حی علی الصلوٰۃ" اور

"حی علی الفلاح" کہے تو اذان سننے والا جواب میں "لا حول ولا قوۃ الا باللہ" کہے:۔

دلیل:۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی طرح اذان کا جواب دیا اور فرمایا "ھکذا سمعنا نبیکم یقول"۔

عند الشوافع والحنابلہ والمالکیہ:۔

جواب دینے والا تمام کلمات کے اندر مؤذن کی طرح کہے گا:۔

دلیل:۔

"عن ابی سعید الخدری یقول سمعت رسول اللہ علیہ السلام" جب تم مؤذن کو سنو تو تم کہو اسکی مثل جو وہ کہتا ہے۔

س 9: اذان کا جواب دینا واجب ہے یا نہیں؟

ج: عند الاحناف:۔

اذان کا جواب دینا واجب ہے:۔

دلیل:۔

سرکار علیہ السلام کا فرمان ہے، جب تم مؤذن کو سنو پس تم اسکی مثل کہو جو مؤذن کہتا ہے:۔

عند الشوافع والحنابلہ والمالکیہ:۔

اذان کا جواب دینا مستحب ہے:۔

دلیل:۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ علیہ السلام کے ساتھ تھے۔ آپ علیہ السلام نے "اللہ اکبر" کے جواب "علی الفطرۃ" کے الفاظ کہے۔ اور کلمات شہادۃ کے جواب میں فرمایا "جہنم سے بچ لیا":۔

س 10: فجر کی نماز کا وقت بیان کریں؟

ج: نماز فجر کے وقت کی ابتداء صبح صادق سے ہوتی ہے۔ اور اس کے آخری وقت کے بارے میں اختلاف ہے:۔

وہ یہ ہیں:۔

1۔ شوافع ومالکیہ 2۔ احناف وحنابلہ

عند الشوافع والمالکیہ :-
فجر کی نماز کا آخری وقت اسفار شمس تک ہے :-
عند الاحناف والحنابلہ :-
نماز فجر کا آخری وقت طلوع شمس ہے :-

س^11 ظہر کا وقت تحریر کریں ؟ (مع وضاحت)
ج عند الشوافع والمالکیہ والحنابلہ :-
جب چیزوں کا سایہ ایک مثل ہوجائے تو ظہر کا وقت ختم ہوتا ہے :-
دلیل :-
دوسرے دن جب ہر چیز کا سایہ اسکی مثل ہوگیا تو آپ نے نماز ظہر ادا فرمائی :-

عند الاحناف :-
جب چیزوں کا سایہ دو مثل ہوجائے تو ظہر کا وقت ختم ہوتا ہے :-
دلیل :-
قولہ علیہ السلام " أبردوا بالظهر، فان شدة الحر من فيح جهنم :-

س^12 عصر کا آخری وقت بیان کریں :-
ج عند الشوافع :-
جب چیزوں کا سایہ دو مثل ہوجائے تو عصر کا وقت ختم ہوجاتا ہے :-
دلیل :-
آپ علیہ السلام اور جبرائیل امین نے دوسرے دن اسی وقت میں امامت کروائی :-

عند الحنابلہ :-
جب سورج زرد ہونا شروع ہوجائے تو عصر کا وقت ختم ہوجاتا ہے :-
دلیل :-
سرکار علیہ السلام نے سورج زرد ہونے کے وقت نماز سے منع کیا :-

عند الاحناف :-
غروب شمس آخری وقت ہے :-

س13 نمازِ مغرب کا وقت بیان کریں :-
ج ابتدائی وقت :-
ائمہ اربعہ کے نزدیک سورج غروب ہوتے ہی مغرب کا وقت شروع ہو جاتا ہے :-
دلیل :-
صحابہ کرام علیھم الرضوان سورج غروب ہوتے ہی نماز مغرب ادا فرماتے :-

انتہاء وقتِ مغرب :-
اس میں اختلاف ہے :-
عند الشوافع والحنابلہ والمالکیہ :-
غروب شمس کے بعد افق پر ظاہر ہونے والی شفق احمر چھپتے ہی نماز مغرب کا وقت ختم :-
دلیل :-
آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے دوسرے دن نمازِ مغرب "شفق" غائب ہونے سے پہلے ادا فرمائی :-

عند الاحناف :-
افق پر سرخی کے بعد ظاہر ہونے والی سفیدی کی غائب ہونے اور تاریکی چھا جانے سے وقتِ مغرب ختم :-
دلیل :-
آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے نمازِ عشاء ادا فرمائی جب کہ افق سیاہ ہو چکا تھا :-

نظرِ طحاوی :-
فجر کے وقت پہلے سرخی اور پھر سفیدی ہوتی ہے اور یہ ایک ہی نماز کا وقت ہے۔ اور وہ فجر کی نماز ہے جب دونوں ختم ہو جائیں تو فجر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ مغرب کے وقت میں بھی یہ دونوں سرخی و سفیدی جمع ہوں۔

س 14: وقت عشاء بیان کریں؟

ج: اول وقت:۔

عشاء کا اول وقت یہ ہے کہ جب شفق غائب ہو جائے:۔

دلیل:۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت یہ ہے کہ سرکار علیہ السلام نے شفق غائب ہونے سے پہلے عشاء کی نماز پڑھی:۔

انتہاء وقت:۔

اس میں "3" اقوال ہیں:۔

1۔ رات کے تہائی حصہ تک عشاء کا آخری وقت ہے:۔
2۔ آدھی رات تک عشاء کا آخری وقت ہے:۔
3۔ آدھی رات کے بعد تک عشاء کا آخری وقت ہے:۔

س 15: کیا دو وقت کی نمازیں ایک وقت میں جمع کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اختلاف آئمہ لکھیں:۔

ج: جمع بین الصلاتین:۔

مزدلفہ اور عرفات میں بالاتفاق جائز ہے:۔
ان کے علاوہ میں اختلاف ہے:۔ اور وہ اختلاف یہ ہے:۔

عند الشوافع والحنابلہ والمالکیہ:۔

سفر یا بیماری کی صورت میں ظہر اور عصر، اسی طرح مغرب و عشاء میں سے ایک نماز کو دوسری کے وقت میں ادا کرنا صحیح ہے:۔

دلیل:۔

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک سرکار علیہ السلام نے دو نمازوں کو سفر میں جمع کیا کرتے تھے:۔

عند الاحناف:۔

جمع بین الصلاتین جائز نہیں ہے:۔

دلیل:۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ سے سوال کیا گیا نماز کو ضائع کیا ہے، فرمایا نماز کو مؤخر کرے یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت آ جائے:۔

نظرِ طحاوی:۔
فجر کی نماز کے بارے میں تمام علماء کا اتفاق ہے کہ فجر کی نماز کو وقت سے مقدم کرنا یا مؤخر کرنا جائز نہیں ہے اسلئے کہ اس کا وقت اسلئے خاص ہے۔ اسی وقت کے اندر ادا کرنا لازم ہے۔ تو نظر کا تقاضا یہ ہے کہ تمام نمازوں کا حکم یہی ہو کہ ہر نماز کو اپنے وقت ہی پر ادا کرنا لازم ہو۔ اور اپنے سے مقدم کرنا یا مؤخر کرنا جائز نہ ہو:۔

س [17] تکبیر تحریمہ میں ہاتھ کہاں تک اٹھائیں؟ بیان کریں:۔
ج عند الشوافع والحنابلہ والمالکیہ:۔
بوقت تکبیر تحریمہ کندھوں تک رفع یدین مسنون ہے:۔
عند الاحناف:۔
بوقت تکبیر تحریمہ اذنین تک رفع یدین مسنون ہے:۔

س [17] "صلوٰۃ وسطیٰ" سے کونسی نماز مراد ہے؟
ج عند الاحناف:۔
ایک قول کے مطابق "نمازِ ظہر" مراد ہے:۔
دلیل:۔
زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ "صلوٰۃ وسطیٰ" سے "نمازِ ظہر" مراد ہے:۔

عند الشوافع والمالکیہ:۔
"نمازِ فجر" مراد ہے:۔
دلیل:۔
حضرت ابورجاء فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس کے پیچھے نمازِ فجر ادا کی، آپ نے رکوع سے پہلے قنوت پڑھی اور نماز کے بعد فرمایا
"یہی صلوٰۃ وسطیٰ" ہے۔
استدلال کا خلاصہ:۔
اللہ تعالیٰ نے صلوٰۃ وسطیٰ میں "قنوت" کا حکم فرمایا دعائے قنوت نمازِ فجر میں ہے، لہذا صلاۃ وسطیٰ نمازِ فجر ہے:۔

عند الاحناف والحنابلہ :-

"نمازِ عصر" مراد ہے :-

دلیل :-

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے ہی مروی ہے کہ اس سے "نمازِ عصر" مراد ہے :-

س 15 فجر کی نماز کا افضل وقت کون سا ہے ؟

ج عند الشوافع والحنابلہ والمالکیہ :-

اندھیرے میں پڑھنا افضل ہے۔

دلیل :-

حضرت قبیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے مروی ہے کہ آپ علیہ السلام نمازِ فجر "غلس" میں ادا فرماتے :-

عند الاحناف :-

روشنی میں پڑھنا افضل ہے :-

دلیل :-

حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نماز پڑھتے۔ وہ نماز فجر کو روشنی میں ادا کرتے تھے :-

نظرِ طحاوی :-

"سرکار علیہ السلام نے فرمایا، تم فجر کو روشن کر کے پڑھو" "اس سے ثابت ہو رہا ہے کہ فجر کو روشنی میں پڑھنا افضل ہے" امتی کی آسانی کے لیے افضل وقت وہ ہے جو "رافع" والی حدیث بیان کر دی۔ کیونکہ اسکو مراد لینے میں آثار میں تضاد لازم نہیں آئے گا۔

س 16 ظہر کا افضل وقت کونسا ہے ؟ بیان کریں :-

ج عند الشوافع :-

سال بھر میں نمازِ ظہر جلدی پڑھنا مستحب ہے :-

دلیل :-

اسامہ بن زید سے روایت ہے

"حضور علیہ الصلاۃ والسلام "ظہر کی نماز پڑھتے تھے ٹھیک دوپہر کے وقت

عندالاحناف والحنابلہ والمالکیہ :-

سردیوں میں نماز ظہر جلدی پڑھی جائے،
اور گرمیوں میں تاخیر کی جائے تاکہ وقت ٹھنڈا ہو جائے :-

دلیل :-
"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی"
بیشک رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا :- جب گرمیوں کے دن ہوں تو نماز کو ٹھنڈا کرو، کیونکہ شدید گرمی جہنم کی سانس سے ہے :-

س[20] عصر کا مستحب کونسا وقت ہے؟
ج عند الشوافع والمالکیہ والحنابلہ :-
نماز عصر اول وقت میں پڑھنا افضل ہے :-

دلیل :-
"عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ"
سرکار علیہ السلام عصر کی نماز پڑھتے تھے۔ اس حال میں کہ سورج بلند اور سفید ہوتا تھا، پس جانے والا "عوالی" کی طرف جاتا اور سورج بلند ہی ہوتا :-

عندالاحناف :-
نماز عصر تاخیر سے پڑھنا افضل ہے :-

دلیل :-
"عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ"
حضور علیہ الصلاۃ والسلام عصر کی نماز پڑھتے تھے اس حال میں کہ سورج سفید ہلکا ہوتا تھا :-

س[21] تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھا جائے؟
ج عند ابی حنیفہ و احمد بن حنبل :-
تکبیر تحریمہ کے بعد "ثناء" مکمل پڑھی جائے :- "جو ابھی ہم پڑھتے ہیں" :-

دلیل :-
"عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا"
سرکار علیہ السلام جب نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک

اٹھاتے اور تکبیر تحریمہ پڑھتے پھر "ثناء" کہتے :-

عند ابی یوسف :-

ثناء کے ساتھ ساتھ جو دعائیں آئی ہیں وہ بھی پڑھیں گے :-

دلیل :-

"عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ"

"سرکار علیہ السلام نماز شروع فرمانے کے بعد یہ کلمات بھی پڑھتے تھے"

"وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ" :-

س[22] نماز میں "تسمیہ" پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

ج عند الشوافع :-

"تسمیہ" سورہ فاتحہ و قرآن کا جزء ہے۔ لہذا فاتحہ کے ساتھ "بالجہر" پڑھا جائے گا :-

دلیل :-

حضرت نعیم بن مجمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے "بسم اللہ" سے قراءت کا آغاز کیا۔ اور سورۂ فاتحہ کے اختتام پر "آمین" کہی تو مقتدیوں نے بھی "آمین" کہی :-

عند المالک :-

"تسمیہ" فاتحہ و قرآن کا جزء نہیں ہے۔ لہذا اسے نماز میں نہیں پڑھا جائے گا :-

دلیل :-

روایات میں ہے کہ آپ علیہ الصلاۃ والسلام قراءت کا آغاز سورۂ فاتحہ سے کرتے تھے :-

عند الاحناف والحنابلہ :-

"تسمیہ" فاتحہ کا جزء نہیں ہے۔ البتہ قرآن کا جزء ہے تو "تسمیہ" تمام نمازوں میں "سری" طور پر پڑھا جائے گا :-

دلیل :-

"عن ابی الوائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ"

حضرت عمر و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما "تسمیہ" کو بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے، اور نہ ہی "تعوذ" اور نہ ہی "آمین" بلند آواز سے پڑھتے تھے :-

نظرِ طحاوی :-

"تسمیہ" سورہ فاتحہ اور دوسری تمام سورتوں کے شروع میں لکھی ہوئی ہوتی ہے، اور سورت فاتحہ کے علاوہ کسی اور سورت کا جزء نہیں :-

جس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ سورہ فاتحہ کا جزء نہیں ہونا چاہیے، اور جب سورہ فاتحہ کا جزء نہیں تو اسے "جہراً" پڑھنا نہیں ہوگا۔

بلکہ "سراً" پڑھنا چاہیے :-

س[29] نمازِ ظہر و عصر میں قراءت سری کی جائے گی یا جہری ؟ مع اختلافِ ائمہ بیان کریں :-

ج عند المالک :-

نمازِ ظہر و عصر میں قراءت نہیں :-

دلیل :-

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ آپ سے جب اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے نفی فرمائی :-

ائمہ ثلاثہ اور ایک روایت کے مطابق مالک کے نزدیک :-

"ظہر و عصر" کی نمازوں میں قراءت ہے۔ اور تینوں حنفی ائمہ کا بھی یہی موقف ہے :-

دلیل :-

"عن عبد اللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ"

ان کے والد نے ان کو خبر دی کہ رسول اللہ علیہ السلام والصلاۃ "ظہر و عصر" میں قراءت کیا کرتے تھے، اور کبھی کبھی، کسی آیت کو سنتے بھی تھے :-

نظرِ طحاوی "برائے قائلین فرضیتِ قراءت" :-

کسی امر کی فرضیت یا عدمِ فرضیت میں تمام نمازوں کا حکم یکساں ہوتا ہے۔ جب مغرب، عشاء و فجر میں قراءت فرض ہے تو نظر کا تقاضا ہے کہ "مختلف فیہ" کو "متفق علیہ" پر محمول کیا جائے، اور "ظہر و عصر" میں بھی قراءت فرض ہو:-

نظرِ طحاوی "برائے قائلین عدمِ فرضیتِ قراءت" :-

بالاتفاق مغرب و عشاء کی پہلی دو رکعات میں قراءت "جہراً" کی جاتی ہے۔ اور آخری دو رکعات میں "سراً" :-

معلوم ہوا کہ ان نمازوں میں جہر ساقط ہونے سے قراءت کا حکم ساقط نہیں ہوتا۔ نظر کا تقاضا ہے کہ "مختلف فیہ" کو "متفق علیہ" پر محمول کیا جائے۔ اور "ظہر و عصر" میں بھی جہر ساقط ہونے سے قراءت کا حکم ساقط نہ ہو:-

س[21] نمازِ مغرب میں کونسی سورتیں پڑھنی چاہیے؟

ج عند الشوافع :-

مغرب میں "طوالِ مفصل" پڑھنا مستحب ہے:-

دلیل :-

ابن جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں
"انہوں نے فرمایا کہ میں نے سرکار علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ علیہ السلام مغرب میں "سورۂ طور" کی قراءت کرتے تھے:-

عند الاحناف و الحنابلہ :-

مغرب میں "قصارِ مفصل" پڑھنا مستحب ہے:-

دلیل :-

"عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ"
سرکار علیہ الصلاۃ والسلام مغرب میں "قصارِ مفصل" کی قراءت کرتے تھے:-

س 25: "طوال و اوساط و قصار مفصل کی مقدار کیا ہے؟ بیان کریں:-

ج: عند الاحناف :-

طوال مفصل :- "سورت حجرات" سے لے کر "سورت بروج" تک کی صورتوں کو کہا جاتا ہے :-

اوساط مفصل :- "سورت نباء" سے لیکر "سورت والضحی" تک کی سورتوں کو کہا جاتا ہے :-

قصار مفصل :- "سورت بینہ" سے لیکر آخر تک کی سورتوں کو کہا جاتا ہے :-

س 26: کیا امام کے پیچھے قراءت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ مع اختلاف ائمہ بیان کریں:-

ج: عند الشوافع والحنابلہ والمالکیہ :-

مقتدی قراءت کرے گا:-

دلیل :-

عن عبادۃ بن الصامت قال "

سرکار علیہ السلام پر قراءت بھاری ہو گئی تو سلام پھیرنے کے بعد فرمایا کیا تم میرے پیچھے قراءت کرتے ہو، انہوں نے عرض کیا، جی ہاں!

آپ نے فرمایا سورہ فاتحہ کے علاوہ ایسا نہ کرو کیونکہ جس نے اسے نہ پڑھا اس کی نماز نہیں ہوئی :-

عند الاحناف :-

مقتدی پر قراءت نہیں ہے :-

دلیل :-

"عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ"

سرکار علیہ السلام والصلاۃ نے فرمایا، جس کیلئے امام ہو، پس امام کی قراءۃ مقتدی کی قراءت ہے :-

نوٹ :- نظر طحاوی اگلے صفحے پر ہے :-

نظر الطحاوی :-

اگر ایک شخص اُس وقت جماعت میں شرکت کیلئے پہنچا، جب امام رکوع میں تھا تو ضرورت اور رکعت فوت ہونے کے خوف کے باوجود بالاتفاق اُسے کوئی رُکن ترک کرنے کی اجازت نہیں۔

اگر وہ تکبیر تحریمہ نہ کہے یا قیام نہ کرے اور رکوع میں چلا جائے تو نماز ادا نہیں ہوگی۔

اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ مذکورہ صورت میں وہ شخص قراءت کیے بغیر رکوع میں شامل ہوگا۔

اگر مقتدی پر قراءت لازم ہوتی تو اُس کے بغیر رکوع میں شامل ہونا اور رکعت کو شمار کرنا دُرست نہ ہوتا۔

حالانکہ رکعت شمار کی جاتی ہے:-

س 27 کیا رکوع میں جانے کیلئے تکبیر کہی جائے گی؟

ج بالاتفاق :-

تمام انتقالات میں جھکتے وقت تکبیر کہی جائے گی:-

دلیل :-

"عن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ"

میں نے سرکار علیہ الصلاۃ والسلام کو دیکھا کہ آپ اٹھتے اور جھکتے وقت تکبیر کہتے تھے:-

س 28 کیا رکوع، سجدہ سے اٹھتے وقت رفع یدین ہے؟ مع اختلافِ آئمہ بیان کریں:-

ج عند الشوافع والحنابلہ :-

تکبیر تحریمہ کے ساتھ ساتھ رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد بھی ہاتھ اٹھانا مستحب ہے:-

دلیل :-

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ

"سرکار علیہ السلام والصلاۃ" تکبیر تحریمہ، رکوع میں جاتے اور اُس سے اُٹھتے وقت نیز قعدے سے قیام کیطرف

منتقل ہوتے وقت تکبیر کے ساتھ ہاتھ بھی اٹھاتے تھے :-

عند الاحناف المالکیہ :- تکبیر تحریمہ کے علاوہ باقی کہیں بھی رفع یدین جائز نہیں ہے :-

دلیل :-

"عن براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ"
سرکار علیہ السلام جب نماز شروع کرنے کیلئے تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ اپنے دونوں انگوٹھے کانوں کی لو کے قریب کر لیتے پھر اس کا اعادہ نہیں کرتے" :-

نظر طحاوی :-

بالاتفاق تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین سنت ہے۔ اور دونوں سجدوں کے درمیان تکبیر کے وقت سنت نہیں۔
رکوع و سجدہ کی تکبیر کے وقت رفع یدین میں اختلاف ہے۔ تکبیر تحریمہ نماز کا رکن ہے۔ اور دیگر تکبیرات نماز کے ارکان سے نہیں تو نظر کا تقاضا ہے کہ رکوع و سجدہ کی تکبیرات کو دونوں سجدوں کے درمیان والی تکبیر کے ساتھ لاحق کیا جائے۔
نہ کہ تکبیر تحریمہ کے ساتھ :-

س 29: تطبیق کسے کہتے ہیں؟ کیا تطبیق رکوع میں مسنون ہے یا؟

ج: تطبیق سے مراد :-
نماز میں رکوع کی حالت میں دونوں ہاتھوں کو ملا کر گھٹنوں کے درمیان میں رکھنے کو تطبیق کہتے ہیں :-

عند الائمہ الاربعہ :-
رکوع میں تطبیق نہیں کی جائے گی۔ بلکہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے جائیں :-

دلیل :-
عن وائل بن حجر قال " رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا رَكَعَ ، وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ :-

نظر طحاوی :-
تطبیق میں ہاتھوں کو ملایا جاتا ہے جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ رکوع و سجدے میں اعضاء کو ایک دوسرے سے دور رکھنے کا حکم ہے
اسطرح حالت قیام میں بھی پاؤں کے درمیان فاصلہ ہونا چاہیے تو معلوم ہوا کہ رکوع میں گھٹنوں پر انگلیوں کو کشادہ کرکے رکھا جائے :-

س ۳۰ رکوع اور سجدے کی کم از کم مقدار کیا ہے؟
ج عند الحنابلہ :-
رکوع کی کم سے کم درجہ یہ ہے کہ تین بار "سبحان ربی العظیم" اور سجدے میں کم سے کم تین بار "سبحان ربی الاعلی" پڑھا جا سکے :-
دلیل :-
ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کی روایت ہے کہ سرکار علیہ السلام والصلاۃ نے فرمایا :
جب تم میں سے کوئی رکوع میں تین بار "سبحان ربی العظیم" کہہ دے تو اس کا رکوع پورا ہو گیا اور یہ کم از کم ہے :-
اور جب سجدہ میں تین بار "سبحان ربی الاعلی" کہہ دے تو اس کا سجدہ پورا ہو گیا۔
اور یہ بھی کم از کم مقدار ہے :-

عند الاحناف والشوافع والمالکیہ :-
کم از کم مقدار ایک تسبیح کا وقت ہے۔ تین بار تسبیح کہنا سنت ہے، اس سے زیادہ کہنا اور طاق عدد پر ختم کرنا افضل ہے :-
دلیل :-
ایک شخص کو نماز لوٹانے کا حکم دیتے ہوئے سرکار علیہ السلام نے اسی طرح فرمایا۔
آپ نے فرمایا " پھر رکوع کرو یہاں تک کہ مطمئن ہو جاؤ اس کے بعد کھڑے ہو جاؤ، یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو کر پھر سجدہ کرو حتی کہ سجدے میں اطمینان

حاصل ہو جائے، پھر بیٹھو حتی کہ مطمئن ہو جاؤ، جب ایسا کرو گے
تو تمہاری نماز مکمل ہو گئی :-

س: رکوع اور سجدے میں کیا کیا جائے؟ یعنی کیا پڑھا جائے :-
ج: عند الشوافع والحنابلہ :-
نمازی کیلئے رکوع و سجود میں کوئی کلمات
معین نہیں۔ وہ جو چاہے "ذکر و دعا" کر سکتا ہے :-
دلیل :-
ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ علیہ السلام سے رکوع
و سجود میں مختلف کلمات نقل کیے ہیں :-

عند المالکیہ :-
نمازی کیلئے رکوع میں تسبیح کہنا سنت ہے۔
البتہ سجدہ میں جو چاہے ذکر و دعا کر سکتا ہے :-
دلیل :-
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
سرکار علیہ السلام نے فرمایا:
مجھے منع کیا گیا کہ میں قراءت کروں
اس حال میں کہ میں رکوع میں ہوں یا سجدے میں ہوں۔ تو رکوع
میں رب کی تعظیم بیان کرو
اور سجدے میں جو چاہو دعا مانگو :-

عند الاحناف :-
رکوع و سجود میں ان کی تسبیحات پڑھی جائیں
گیں۔ اسکے علاوہ کچھ نہیں پڑھیں گے :-
دلیل :-
عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
فرماتے ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی "
" فسبح باسم ربک العظیم "
تو سرکار علیہ السلام نے فرمایا اسکو اپنے رکوع میں بنا لو اور جب
جب " فسبح باسم ربک الاعلی " والی آیت نازل ہوئی
تو سرکار علیہ السلام والصلاۃ نے ارشاد فرمایا :- اس کو اپنے
سجدے میں بنا لو :-

س 32: "تحمید" و "تسمیع" میں امام و مقتدی کا طریقہ کیا ہے؟ بیان کریں :-

ج: عند الاحناف المالکیہ :-
امام صرف "تسمیع" اور مقتدی "تحمید" کہے گا۔

دلیل :-
حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار علیہ السلام نے ہمیں نماز سکھائی تو فرمایا، جب امام تکبیر کہے تو تم بھی کہو وہ رکوع کرے تو تم بھی کرو وہ سجدہ کرے تو تم بھی کرو۔ وہ جب "تسمیع" کہے تو تم "تحمید" کہو :-

عند الشوافع :-
امام "تسمیع و تحمید" دونوں کہے گا :-

دلیل :-
"عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ"
جب سرکار علیہ السلام "سمع اللہ لمن حمدہ" کہتے تو "ربنا لک الحمد" بھی کہتے :-

س 33: فجر کی نماز میں دعائے قنوت ہے یا نہیں؟

ج: عند الشوافع :-
فجر کی نماز میں دعائے قنوت ہے۔ رکوع کے بعد :-

دلیل :-
"عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ"
سرکار علیہ السلام جب کسی کیلئے دعا یا خلاف دعا کرنے کا ارادہ فرماتے تو رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھتے :-

عند المالکیہ :-
نماز فجر میں رکوع سے پہلے "قنوت" ہے :-

دلیل :-
"حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا" کہ میں نے پوچھا: قنوت کے بارے میں: ارشاد فرمایا: کہ رکوع سے پہلے :-

عند الاحناف :-

نمازِ فجر میں "دعائے قنوت" نہیں ہے :-

دلیل :-

"حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے"
فرماتے ہیں کہ

"سرکار علیہ الصلاۃ والسلام نے ایک مہینے تک قنوت پڑھی اس سے پہلے اور اس کے بعد قنوت نہیں پڑھی"

نظرِ طحاوی :-

بالاتفاق "نمازِ ظہر و عصر" میں قنوت مطلقاً مشروع نہیں، خواہ عام حالات ہوں یا جنگ کے،

اور بالاتفاق وتر میں تمام حالات میں قنوت پڑھی جائے گی، اس میں بھی حالات کا کوئی اثر نہیں،

"مختلف فیہ" کو "متفق علیہ" پر قیاس کرتے ہوئے نظر کا تقاضا ہے کہ فجر میں بھی قنوت مطلقاً ممنوع ہو اور اس میں حالات کا کوئی اثر نہ ہو :-

س 4 تشہد میں کون سے کلمات پڑھے جائیں؟
اختلافِ ائمہ بیان کریں :-

ج اس بارے میں "3" مذاہب ہیں۔ وہ یہ ہیں۔
1- مالک 2- شوافع 3- احناف و حنابلہ

عند المالکیہ :-

جو کلمات عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں - وہ پڑھنا سنت ہے :-

دلیل :-

عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منبر پر تشریف فرما ہو کر تشہد کی ان کلمات کی تعلیم دی :-

اَلتَّحِیَّاتُ
لِلّٰہِ الزَّاکِیَاتُ لِلّٰہِ، اَلصَّلَوٰاتُ لِلّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ

الصّالحِین ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ :-

عند الشوافع :-

تشہد پڑھنا فرض ہے ۔ اس میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا نقل کردہ کلمات پڑھنا افضل ہے :-

دلیل :-

عبداللہ بن عباس سے نقل کردہ "کلمات" یہ ہیں :-
اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبَارَکَاتُ ، الصَّلَوٰاتُ الطَّیِّبَاتُ لِلّٰہِ ،
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ،
اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ ، اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ :-

عند الاحناف :-

ہر قعدہ میں پورا تشہد پڑھنا واجب ہے
" اس میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ" کے نقل کردہ کلمات پڑھنا مستحب ہے :-

دلیل :-

عبداللہ بن مسعود سے نقل کردہ کلمات یہ ہیں
" اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّیِّبَاتُ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ
اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ :-

س 35 نماز میں سلام پھیرنا کیا ہے ؟ " فرض یا واجب یا سنت "
(بیان کریں)

ج: اس بارے میں " 2 " مذاہب ہیں ۔ اور وہ یہ ہیں ۔
1- احناف 2- شوافع و مالکیہ و حنابلہ

عند الاحناف :-

سلام پھیرنا فرض نہیں ،
(البتہ قعدہ کرنا بقدر تشہد فرض ہے)

دلیل :-

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :-

"تشہد کی مقدار بیٹھنا نماز کی تمامیت ہے اور سلام نماز کی تمامیت کا اعلان ہے"

عند ائمہ ثلاثہ :-

سلام نماز کے فرائض میں سے ہے :-

دلیل :-

"عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ"

سرکار علیہ السلام والصلاۃ نے فرمایا نماز کی چابی، طہارت ہے اس کا احرام تکبیر اور اس کا حلال سلام پھیرنا ہے :-

س 26 وتر کی تعداد بیان کریں :-

ج اس بارے میں "3" مذاھب ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

1- شوافع و حنابلہ 2- احناف 3- مالکیہ

عند الشوافع والحنابلہ :-

وتر کی صرف ایک رکعت ہے :-

دلیل :-

"عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم"

وتر رات کے آخر میں ایک رکعت ہے :-

عند الاحناف :-

وتر کی تین رکعتیں ہیں :-

دلیل :-

"عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما"

وتر کی تین رکعتیں ہیں :-

عند المالکیہ :-

وتر سنت مؤکدہ ہے،

اسکی ایک ہی رکعت ہے،

جسے ماقبل رکعات کے ساتھ

ملانا مکروہ ہے۔ البتہ اس سے پہلے کچھ نوافل پڑھنے چاہیں:-

تمت بالخیر

10-05-2020

"استقامت کامیابی کی کنجی ہے
کامیاب لوگ کوشش ترک نہیں کرتے"

"کامیابی کی شدید خواہش اور تڑپ
کے بغیر کوئی بھی قابلِ ذکر کامیابی حاصل
نہیں کی جا سکتی"

"مثبت رویہ ذہنی کامیابی کی
بنیاد ہے
ہم اپنے ذہنی رویے کو بدل کر
اپنی زندگی بدل سکتے ہیں"

10/5
2020